صحابیٔ جلیل سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ، عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، أَحْمَدُهُ سُبْحَانَهُ حَمْدًا يَلِيقُ بِجَلَالِ وَجْهِهِ وَعَظِيمِ سُلْطَانِهِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيْم:(**وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ**)[1].

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز بھائیو! الحمد للہ نیا تعلیمی سال شروع ہوچکا ہے اور عزیز طلبہ تعلیمی سرگرمیوں کیلئے اپنے مدرسوں کو لوٹ چکے ہیں آئیے بارگاہ ایزدی میں مخلصانہ دعا کریں کہ باری تعالی ہمارے بچوں کو علمِ نافع کی توفیق عطا فرمائے اور اس سال کو ان کے لئے نیک بختی اور کامیابی وکامرانی کا سال بنادے آمین اس اہم موقعہ پر ضروری ہیکہ ہم اپنے بچوں کو طلب علم پر برانگیختہ کریں ان کے اندر تحصیل علم کی اسپرٹ پیدا کریں اور ان کے دلوں میں علم کی اہمیت پختہ کریں کیونکہ علم

(١) البقرة : ٢٨٢.

سب سے بڑی دولت سب سے اہم مقصود اور سب سے پسندیدہ مطلوب ہے اللہ تعالی نے اس کے حاصل کرنیکا حکم فرمایا ہے اور رحمتِ عالم ﷺ نے علم میں زیادتی اور ترقی حاصل کرنیکی ترغیب فرمائی ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ انسان کیلئے علم اسی طرح اہم اور ضروری ہے جس طرح زندگی کیلئے پانی اہم اور ضروری ہے ارشاد نبوی ﷺ ہے :«مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ، كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ»[(١)].

جس علم وہدایت کے ساتھ مجھے مبعوث کیا گیا ہے اس کی مثال زبردست بارش کی سی ہے، علم کی اسی اہمیت کی بنا پر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم میں تحصیل علم کا بے پناہ جذبہ اور بے انتہاء شوق تھا انہوں نے علم کی راہ میں بڑی قربانیاں پیش کیں اور پورے اخلاص اور عزم واستقلال کے ساتھ علم حاصل کیا اور معلم اعظم ﷺ کے علمی دربار سے بھرپور استفادہ کیا اس سلسلے میں بعض حضرات کو بڑا خصوصی مقام اور بہت اعلی ومرتبہ نصیب ہوا جن میں صحابیٔ جلیل سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی شخصیت بھی شامل ہے تحصیلِ علم کے سلسلے میں ان کی پاکیزہ اور مثالی زندگی طلبہ کیلئے اسوہ اور اساتذہ کیلئے نمونہ ہے علمی تفوق اور برتری کے ساتھ اسلام لانے میں بھی ان کو سبقت اور اولیت حاصل ہے وہ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَادِسَ سِتَّةٍ مَا عَلَى الأَرْضِ

---

(١) متفق عليه.

مُسْلِمٌ غَيْرُنَا[1]. میں نے اپنے آپ کو چھ مسلمانوں میں سے چھٹا پایا کہ پوری زمین پر ہم چھ کے علاوہ کوئی اور مسلمان نہیں تھا، یعنی اسلام لانے میں میرا چھٹا نمبر ہے سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں وہ پاکیزہ سیرت کے مالک تھے ان سے بے شمار احادیث و علوم مروی ہیں[2]. وہ ایک جلیل القدر عالم مفسر اور فقیہ تھے مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے انہوں نے باآواز بلند اور علانیہ قرآن کریم کی تلاوت کی تھی[3] ان کے اندر نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استفادہ اور تحصیل علم کا بے پناہ شوق و لولہ تھا اور ہر وقت استفادہ کی طلب و تمنا میں رہتے خود فرماتے ہیں کہ ایک بار نبیٔ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ مجھے علم وحکمت کی بات بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیر کر یہ دعا دی: «يَرْحَمُكَ اللَّهُ، فَإِنَّكَ غُلَيِّمٌ مُعَلَّمٌ»[4]. اللہ تم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے، تم بہت ذی علم اور سمجھدار بچے ہو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاوں کی برکت سے ان کو علمی دنیا میں بہت اعلی مقام نصیب ہوا اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان بڑی امتیازی شان حاصل ہوئی اللہ تعالی نے ان کو طلب علم میں جذبۂ صادق اور سچا ولولہ عطا فرمایا تھا وہ تحصیل علم کے

(١) ابن حبان : ٧٠٦٢.

(٢) سير أعلام النبلاء : (٢٨١/٣).

(٣) الطبقات الكبرى :(١١٢/٣) وسير أعلام النبلاء :(٢٨٤/٣).

(٤) المعجم الأوسط للطبراني: ٧٦٢١ وأحمد : ٣٥٩٨ و٣٥٩٩ واللفظ له.

جذبے سے ہر وقت دربار رسالتمآب میں حاضر خدمت رہتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے رہتے ان کے اخلاص اور جذبے کے پیش نظر نبیٔ رحمت ﷺ نے ان کو اپنا قرب عطا فرمایا اور ہر وقت حاضری کی اجازت مرحمت فرمادی پھر وہ دربار رسالت سے اتنے قریب ہوئے کہ لوگ ان کو اہلِ بیت میں سے سمجھنے لگے چنانچہ سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ مدینہ منورہ آیا تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ کے گھر میں ابن مسعود اور ان کی والدہ کی بہت کثرت سے آمد ورفت اور حاضری رہتی جس کی وجہ سے ہم لوگ ان دونوں کو اہلِ بیت میں سے سمجھتے تھے[1] وہ براہ راست نبیٔ اکرم ﷺ سے استفادہ کے درپۓ رہتے اور بلاواسطہ اصل ماخذ سے علم حاصل کرنے کا شغف رکھتے خود فرماتے ہیں: أَخَذْتُ مِنْ فَمِ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعِينَ سُورَةً لَا يُنَازِعُنِي فِيهَا أَحَدٌ[2]. میں نے براہ راست رسول اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ستر ایسی سورتیں سیکھی ہیں کہ کوئی دوسرا ان میں میرا شریک نہیں سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی محنت لگن اور اخلاص سے میدان علم میں بہت اعلی مقام حاصل کیا وہ اپنے بارے میں فرماتے ہیں : مَا أُنْزِلَتْ سُورَةٌ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أُنْزِلَتْ، وَفِيمَ أُنْزِلَتْ، وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ

---

(١) متفق عليه .
(٢) أحمد : ٣٥٩٨ ، ٣٥٩٩.

لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ(۱). قرآن شریف کی کوئی سورت ایسی نہیں نازل ہوئی جس کی نسبت مجھے یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور کس سلسلے میں میں نازل ہوئی۔ اگر مجھ کو یہ معلوم ہو تا کہ کوئی شخص کتاب اللہ کا مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ہے اور میں اونٹ کے ذریعے ان تک پہونچ سکتا تو ضرور پہونچتا، سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے عابد وزاہد اور عالم باعمل تھے وہ رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے دلدادہ اور سنت رسول کے عاشق تھے اور آپ ﷺ کے ہر چھوٹے بڑے عمل کی پیروی کرتے حضرت حذیفہ ابن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ(۲). رسول اللہ کی سیرت وعادات میں ابن ام عبد یعنی ابن مسعود سے زیادہ مشابہت رکھنے والا میں نے کسی کو نہیں دیکھا، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ان کی شان میں مزید فرماتے ہیں: إِنَّه أَشْبَهُ النَّاسِ هَدْيًا وَقضَاءً وَخُطْبَةً بِرَسُوْلِ اللَّهِ: وہ سیرت وعادت، اورانداز بیان میں حضور اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے(۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے علمی مقام اور جلالت شان کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے ان سے قرآن کریم سننے کی رغبت فرماتے تھے چنانچہ ایک

---

(۱) متفق علیه واللفظ لمسلم.
(۲) البخاري : ۳۷٦۲.
(۳) سير أعلام النبلاء : (۲۸۷/۳).

باررحمتِ عالم ﷺ نے ان سے فرمایا: «اقْرَأْ عَلَيَّ». مجھے قرآن مجید پڑھ کر سناؤ۔ انہوں نے عرض کیا: میں آپ کو پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپ پر قرآن نازل ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي». میری یہ خواہش ہے کہ میں اس کو اپنے علاوہ کسی اور سے سنوں۔ چنانچہ انہوں نے سورۂ نساء کی ابتداء سے اِس آیت کریمہ تک تلاوت کی: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾[1]. پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور ہم آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے، اس آیت کے بعد آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: «أَمْسِكْ». رک جاؤ بس کرو! اس کے بعد میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے[2]. آپ ﷺ تمام لوگوں کو ابن مسعود سے علم حاصل کرنیکی ترغیب دیتے اور ان کے انداز پر قرأت کرنے اور قرآن پڑھنے کی نصیحت فرماتے: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ»[3]. جو شخص چاہتا ہو کہ قرآن مجید کو بالکل اسی طرح تر و تازہ پڑھے جیسے کہ نازل ہوا ہے تو اس کو ابنِ امِ عبد یعنی عبد اللہ ابن مسعود کے طریقے پر پڑھنا چاہیے۔

(١) النساء : ٤١.
(٢) متفق عليه.
(٣) ابن ماجه : ١٣٨ ، وأحمد : ٣٥.

الحاصل ابن مسعود کا علمی مقام ومرتبہ انتہائی بلند ہے اور ان کی خدمات اور کارنامے رہتی دنیا تک قائم ودائم رہیں گے

رفیقانِ گرامی قدر! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا وہ ایک جلیل القدر عالم تھے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان ان کا امتیازی مقام تھا تمام حضرات ان کو قدر ومنزلت کی نگاہ سے دیکھتے اور ان کا احترام کرتے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ ان کی مثال ایسے برتن کی ہے جو علم سے بھرا ہوا ہو[1]. حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل کوفہ کی تعلیم وتربیت کیلئے ان کوفہ بھیجا تو وہاں کے لوگوں کو لکھا: إِنِّي وَاللَّهِ آثَرْتُكُمْ بِهِ عَلَى نَفْسِي، فَخُذُوا مِنْهُ[2]. بخدا ان کے سلسلے میں میں نے تم لوگوں کو اپنے اوپر ترجیح دی ہے اس لئے ان سے خوب علم حاصل کرو اور بھرپور استفادہ کرو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شخصیت اساتذہ کیلئے آئیڈیل اور نمونہ ہے، وہ طلبہ پر بڑی شفقت کرتے اور ان کے ساتھ اخلاق کریمانہ کا مظاہرہ فرماتے ایک بار کچھ حضرات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم نے حسن اخلاق، طلبہ پر شفقت، تقوی وطہارت اور بابرکت ہم نشینی میں ابن مسعود سے افضل کسی کو نہیں دیکھا، یہ سنکر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یا

---

(١) ابن سعد في الطبقات: ٣/ ١٥٦، تاريخ الإسلام للذهبي: (٢/ ٢٠٥).

(٢) الطبقات الكبرى: (٣/ ١١٦).

اللہ تجھ کو گواہ بناکرتی ہی میں بھی ان کی شان مین کہ کررہاہوں بلکہ اس سے بڑھ کر ان کی تعریف کررہاہوں(١) حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ظاہری ہیئت اور لباس وپوشاک پر خصوصی توجہ دیتے اور خوشبو وغیرہ کا اہتمام فرماتے اوروں کی بہ نسبت آپ بہت شاندار لباس اور بڑی عمدہ خوشبو استعمال فرماتے(٢). رات کی اندھیرے میں آپ کی خوشبو سے لوگ جان لیتے کہ آپ کا اِدھر سے گُذر ہوا ہے(٣). الحاصل لوگ ان کی علمی شان حسنِ اخلاق اور ظاہری زینت وجمال کی وجہ سے محبت کرتے اور ان کی مجلس میں حاضری ہوکر اپنی علمی پیاس بجھاتے ان کی مجلس انسیت سے بھرپور ہوتی کسی کو وہاں اکتاہٹ نہیں محسوس ہوتی تھی بلکہ حاضرین مزید کی تمنا کرتے ان کے ایک طالب علم کا بیان ہیکہ حضرت عبداللہ بن مسعود ہر جمعرات کو ہم سے گفتگو فرماتے جب وہ بات کرکے خاموش ہوجاتے تو ہماری یہ تمنا ہوتی کہ آپ مزید گفتگو فرمائیں اور علمی افادات سے نوازیں(٤) اے کاش ہمارے عزیز طلبہ اس جلیل القدر صحابی اور عالم ربانی کی پیروی کرلیں اور تحصیلِ علم کیلئے ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہوجائیں اور اے کاش اساتذۂ کرام حسنِ اخلاق نرم خوئی حسنِ لباس اور نظافت میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

---

(١) مصنف ابن أبي شيبة : ٣٢٢٤١ ، والطبقات الكبرى : (١١٥/٣).

(٢) الطبقات الكبرى : (١١٦/٣) ، وسير أعلام النبلاء : (٢٨١/٣).

(٣) الطبقات الكبرى : (١١٧/٣)

(٤) الطبقات الكبرى : (١١٦/٣). والقائل هو : عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مِرْدَاسٍ.

اقتدا کرلیں تاکہ افادہ واستفادہ آسان ہو اور طلبہ کو علمی میدان میں ترقی اور کامیابی حاصل ہو، الہ العلمین ہمارے بچوں کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرما ہم کو اپنی رحمت وعنایت اور اپنے فضل وکرم سے نواز دے اور ہم کو اپنے خاص بندوں میں شامل فرمالے

*** فاللَّهُمَّ وفِّقْنا لِطَاعَتِك أَجْمَعِينَ، وَطاعَةِ رَسُولِك مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ ﷺ وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنا بِطَاعَتِهِ، عَمَلًا بِقَوْلِكَ:(**يَا أَيُّها الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)(١).

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ،

وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ،

فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

(١) النساء : ٥٩ .

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَهُ الْحَمْدُ الْحَسَنُ وَالثَّنَاءُ الْجَمِيلُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

برادرانِ اسلام اور عزیز بچو: آج کا دور علمی میدان میں مقابلے اور کمپٹیشن کا دور ہے اور ہر مفید اور ماڈرن چیز کو حاصل کرنے کا دور ہے آج ہر قوم نئی نئی ایجادات اور مصنوعات میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کررہی ہے علمی میدان اور ورکنگ فیلڈ میں اعلی مقام اور پہلی پوزیشن حاصل کرنے کیلئے اخلاص ان تھک محنت، اور وقت کی پابندی لازمی ہے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بہت ناپسند ہیکہ میں کسی آدمی کو بے کار اور فارغ دیکھوں کہ اسکے پاس دین یا دنیا کی کوئی مصروفیت نہ ہو[1] مقابلہ آرائی کے اس دور میں کو کامیابی کیلئے خاص طور پر محنت ومشقت اور صبر واستقلال کی ضرورت ہے بچوں کی صحیح تعلیم وتربیت کیلئے استاذ کو بچوں کے والدین اور سرپرستوں کے تعاون کی سخت ضرورت ہوتی ہے یعنی استاذ اور سرپرستوں کا باہمی اشتراک وتعاون ،طلبہ کی شخصیت کو نکھار سکتاہے لہذا ضروری ہیکہ

(١) الطبراني في الكبير ١٠٦/٩ .

اس سلسلے میں ہم اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہمارے طلبہ بھی کو اس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ وہی کل کے نوجوان مستقبل کے معمار اور قوم کے سرمایہ ہیں علم کی بدولت ان کو دنیا میں نیک نامی اور کامیابي ملے گی وہ وطن اور قوم کے کام آئیں گے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں گے نیز ان کو رفعت و سربلندی اور اللہ کا قرب حاصل ہوگا قرآن کریم کا فرمان ہے: (يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ)(١). اللہ تعالی تم میں سے ایمان والوں کے اور ایمان والوں میں ان لوگوں کے جنکو علم عطا ہوا ہے درجے بڑھا دیگا اور اللہ تعالی کو تمھارے سب اعمال کی پوری خبر ہے آخر میں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعا ہے کہ الہ العلمین ہمارے معاشرے میں علم کی محبت اور شوق پیدا فرمادے علم کو ہمارے قلوب کی بہار دلوں کا نور اور آنکھوں کا سُرور بنادے ہماری عبادت وتلاوت اذکار واستغفار اور جملہ طاعات کو قبول فرما اپنے احکام اور نبیٔ کریم ﷺ کی سنتوں سے حقیقی محبت نصیب فرما اور ان پر عمل آسان فرما ہم کو دونوں جہان کی کامیابي عطا فرما اور جنت الفردوس میں ٹھکانہ عطا فرمادے ٭٭٭

---

(١) المجادلة : ١١ .

هَذا وَصلُّوا وَسلِّمُوا عَلَى مَنْ أُمِرْتُمْ بِالصَّلاَةِ وَالسَّلاَمِ عَلَيْهِ، قَالَ تَعَالَى:(**إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا**)[1]. وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:« **مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا**»[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا مِنَ الْبَارِّينَ بِآبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ، الْمُحْسِنِينَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَأَرْحَامِهِمْ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ خليفة بن زايد لِكُلِّ خَيْرٍ، وَاحْفَظْهُ بِحِفْظِكَ وَعِنَايَتِكَ، وَوَفِّقِ اللَّهُمَّ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الأَمِينَ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَأَيِّدْ إِخْوَانَهُ حُكَّامَ الإِمَارَاتِ.**

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالأَمْوَاتِ، **اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيْخ مَكْتُوم، وَشُيُوخَ الإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمْ رَحْمَةً وَاسِعَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَأَفِضْ عَلَيْهِمْ مِنْ خَيْرِكَ وَرِضْوَانِكَ.** وَأَدْخِلِ اللَّهُمَّ فِي عَفْوِكَ وَغُفْرَانِكَ وَرَحْمَتِكَ آبَاءَنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَجَمِيعَ أَرْحَامِنَا وَمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا.

(١) الأحزاب : ٥٦ .

(٢) مسلم : ٣٨٤.

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ، اللَّهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ، وَلَا مَرِيضًا إِلَّا شَفَيْتَهُ، وَلَا مَيْتًا إِلَّا رَحِمْتَهُ، وَلَا حَاجَةً إِلَّا قَضَيْتَهَا وَيَسَّرْتَهَا يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ، فَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ لِدَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ اسْتِقْرَارَهَا وَرَخَاءَهَا، وَبَارِكْ فِي خَيْرَاتِهَا، وَزِدْهَا فَضْلًا وَنِعَمًا، وَحَضَارَةً وَعِلْمًا، وَبَهْجَةً وَجَمَالًا، وَمَحَبَّةً وَتَسَامُحًا، وَأَدِمْ عَلَيْهَا السَّعَادَةَ وَالْأَمَانَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارِ، وَاجْزِ خَيْرَ الْجَزَاءِ أُمَّهَاتِ الشُّهَدَاءِ وَآبَاءَهُمْ وَزَوْجَاتِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ جَمِيعًا، اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ، الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ. اللَّهُمَّ كُنْ مَعَهُمْ وَأَيِّدْهُمْ، اللَّهُمَّ وَفِّقْ أَهْلَ الْيَمَنِ إِلَى كُلِّ خَيْرٍ، وَاجْمَعْهُمْ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَارْزُقْهُمُ الرَّخَاءَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ انْشُرِ الِاسْتِقْرَارَ وَالسَّلَامَ فِي بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ.

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.